ڈاکٹر زمرد کوثر
استاد شعبہ اردو، جی سی یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد

”مکاشفات الاسرار“ کے دو قلمی نسخے

Dr. Zmurad Kausar
Department of Urdu, G.C. Univversity for women, Faisalabad

Two Rare Manusripts of *Mukashefaat ul Asrar*

Compiled in 1255 A.H, "Mukashefaat ul Asrar" , dedicated to Mirza Ghalib, contains 1800 quadruplets of Syed Ali Ghamgeen. Mukashefaat ul Asrar is a valuable addition in urdu poetry. No other poet till that time had such a large number of quardruplets to his name. There are two manusripts available today with this name. One is possessed ba India Offie Library, London which was taken there from Shahi Library, Delhi in 1857 by Lord Canning, the first viceroy of India. This script comprises 208 pages and contains rectifications and amendments on a number of pages. The other manuscript is present in Sayaji Rao Gaekwad Library (Central Library) Banaras Hindu University, India. This manuscript was donated by Lala Sri Ram. Data sheet of this manusript identifies its author has Khursheed Ali Alias Hazrat Jee Ghamgeen of Delhi. With reference to biography of Syed Ali Ghamgeen, preface of Mukashefaat ul Asrar has special signifince. Every manuscript has its own importance and to collect it other countries is an uphill task.

”مکاشفات الاسرار“
سید علی غمگین

مخزونہ : انڈیا آفس لائبریری، لندن

نمبر : جدید ۱۵۰ / سابق ۱۰۲

سائز : ۲۳ x ۱۴ س-م

مکتوبہ سائز : 18 x 9 س- م

فولیوز : ۱۰۴

صفحات : ۲۰۸

تاریخ کتابت : ندارد

صفحہ اوّل جسے شمار صفحات میں محسوب نہیں کیا گیا، اس پر ایک بیضوری مہر ہے جس پر The Gvoernment of India اور درمیان میں .Delhi MSS لکھا ہے۔ صفحے کے بائیں طرف ''مکاشفات الاسرار'' نمبر ۱۹۸ درج ہے۔ بائیں جانب نچلے کونے میں لفظ ''صحیح البیاض'' لکھا ہے۔

اس سے پہلے صفحہ خالی ہے، جن پر ۱۰۲ کے نیچے ''سابق'' اور ۱۵۰ کے نیچے ''جدید'' لکھا ہے۔ گویا ۱۰۲ پرانا نمبر اور ۱۵۰ نیا نمبر ہے۔ یہ نمبر شاہی کتب خانے میں موجودگی کے وقت کا نمبر ہوگا۔ اس نسخے کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

هوالعلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اک عمر رہی میری اللہ کی جنگ
دنیا میں رہا شکست سو سو فرسنگ
غمگیں مغلوب اب ہوا ہوں ایسا
نے فوج رہی نہ میں نہ وہ نام نہ ننگ

''حامد بعد حمد حقیقت و نعت صورت خود سید علی عرف حضرت جی متخلص غمگیںؔ متوطن دہلی، قادری نقشبندی ابوالعلائی ہم شرب مجملا از احوال خود بعرض احباب۔۔۔۔۔۔۔''(۱)

آخری صفحے کی آخری رباعی یہ ہے:

فکر کیوں اتنی مرے واسطے ہر سو قاتل
میری تدبیر کا کیوں ہرج اُٹھا تو قاتل
تیغ کھینچ مرے قتل پر او احمق ترک
ہے فقط عاشقوں کی جنبش ابرو قاتل(۲)

''مکاشفات الاسرار'' کا یہ قلمی نسخہ ہندوستان کے پہلے وائسرائے لارڈ کیننگ شاہی کتب خانہ دہلی سے ۱۸۵۷ء میں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ اس نسخے میں رباعیات سیاہ روشنائی اور عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔ یہ دوسو آٹھ

صفحات پر مشتمل ہے۔ نسخے میں کئی جگہ ترمیم واصلاح کی گئی ہے۔ حاشیہ پر یہ صراحت ہے: ''وانچہ دریں کتاب موافق نسخہ اصل تبدل حروف است بہ سرخی نوشتہ'' آخری صفحے پر کسی نے ہاتھ سے طاؤس کی تصویر میں سید علی لکھا ہے۔ دائیں بالائی کونے پر ''من غنی محمد'' کے الفاظ نسبتاً خفی خط میں لکھے ہیں۔

کاتب خوش خط نہیں ہے۔ بہت سی اغلاط ہیں جن کی اصلاح کسی دوسرے شخص نے سرخ روشنائی سے کی ہے۔ بلوم ہارٹ سلمہ کا خیال تھا کہ یہ مخطوط غمگین کا خود نوشت ہے۔ اوراس کے لیے دلیل یہ دی ہے کہ اس نسخے میں جابجا ترمیم واصلاح کی گئی ہے۔ اس کا خط اور متن باہم مماثلت رکھتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ دونوں خط جدا جدا ہیں۔ اسی نسخے کے دوسرے سر ورق پر یہ صراحت موجود ہے:

''وانچہ دریں کتاب موافق نسخہ اصل تبدل حروف است بسرخی نوشتہ (۴)

رباعیات کے اس مجموعے کا قطعہ تاریخ یہ ہے:

تھا یہ ہی ز بسکہ نام اس کا اے یار
غمگیں پر خود بہ خود ہوا تو اظہار
یہ وہب ہے حرف ہیں اس کے بے کسب
تاریخ ہوئی مکاشفات الاسرار (۵)

۱۲۵۵ھ

''مکاشفات الاسرار''

مخزونہ	:	سیاجی راؤ گائیکواڈ سنٹرل لائبریری، بنارس ہندو یونیورسٹی یو۔پی، انڈیا
نمبر	:	U 1 x ۳ / ۲۱
سائز	:	۲۷.۹ x 18.6 س۔م
سکرپٹ سائز	:	۹.۲ x ۱۱ س۔م
مسطر	:	۱۵ سطری
فولیو	:	۱۵۶
صفحات	:	۳۱۲
تاریخ کتابت	:	۲۳ جمادی الثانی ۱۳۰۶ ہجری
خط	:	نستعلیق

اس کی Data Sheet میں مصنف کا نام خورشید علی الیاس حضرت جی غمگین آف دہلی لکھا ہے۔ یہ غلط فہمی اس بنا پر ہوئی کہ دیباچے میں کاتب نے آغاز عبارت میں تبدیلی کی ہے۔

''حامد بعد حمد حقیقت و نعت صورت خورشید علی عرف حضرت جی تخلص غمگین۔۔۔(۶)

اس قلمی نسخے میں عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔ بعض جگہ دیباچے کی عبارت میں بھی آدھا لفظ یا اس سے بھی کم سرخ روشنائی سے لکھا ہے۔ رباعیات سیاہ روشنائی سے لکھی ہیں، آخری صفحے ۳۱۲ پر آخری رباعی یہ ہے:

غمگین ہیں رباعیات مری جو چند
عارف کرے کس طرح نہ ہر اک کو پسند
ذرّے میں کیا ہے مہر کو پوشیدہ
دریا کو کیا ہے تونے کوزے میں بند

اس کے بعد یہ عبارت لکھی ہے:

'' تمت تمام شد از خط [ناخوانا] دہلوی در لشکر گوالیار واقع ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۰۶ ہجری نبوی مطابق ۲۴ فروری [سنہ ناخوانا] (۷)

''مکاشفات الاسرار'' غمگین کی اٹھارہ سو رباعیات کا مجموعہ ہے۔ غمگین نے رباعیات کی تعداد کے متعلق مرات الحقیقت میں وضاحت فرمائی:

''یک دیوان رباعیات قریب یک ہزار و ہشت صد رباعی گفتہ شد۔''۸

اس کے نام کے بارے میں ''مکاشفات الاسرار'' کے دیباچے میں لکھا ہے:

''واوین نسخہ مکاشفات الاسرار موسوم شد۔''۹

یہ دیوان ۱۲۵۵ھ (۱۸۳۹ء) میں مکمل ہوا۔ اس کے دو نسخے کسی زمانے میں غمگین اکیڈمی میں موجود تھے۔ اب وہاں کوئی نسخہ نہیں ہے۔ بقول اعجاز محمد حضرت جی کہ آپ کے خاندان والوں نے تمام قلمی نسخے آپس میں بانٹ لیے۔ ان کے کہنے کے مطابق اب یہ نسخہ غالباً رضا لائبریری رام پور میں موجود ہے جبکہ رضا لائبریری رام پور کے ڈائریکٹر نے میرے خط کے جواب میں لکھا کہ وہاں پر'' مکاشفات الاسرار'' اور ''مخزن اسرار'' کا کوئی قلمی نسخہ نہیں ہے۔ ایک نسخہ محمد یونس خالدی کے پاس ہے۔ جو انھیں جامع مسجد کی سیڑھیوں میں بیٹھنے والے ایک ردّی فروش سے ملا تھا۔ ان کی رائے میں یہ وہی دیوان ہے جو غمگین نے غالب کو بھیجا تھا۔ نسخے کے مطالعے کے بعد جب انھیں اس بات کا علم ہوا، کہ یہ نسخہ گوالیار کے کسی خاندان سے متعلق ہے۔ اور اس خاندان کے افراد آج بھی گوالیار میں موجود ہیں، تو انھوں نے غنی محمد حضرت جی کو ایک خط لکھا:

''حضرت جی مخدومی سلامت

آج سے ایک سال قبل ردّی کے انبار میں کرم خوردہ ایک مجموعہ ملا۔ میں نے اسے اسی حالت میں خرید لیا۔ گھر

پہنچ کر احتیاط سے اوراق علیحدہ کیے تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ سید علی معروف بہ حضرت جی متخلص بہ غمگیںؔ دہلوی کی رباعیات موسوم بہ مکاشفات الاسرار کا مجموعہ ہے۔'' (۱۰)

''مکاشفات الاسرار'' کے دیباچے سے ظاہر ہے کہ غمگیںؔ نے اس مجموعے کو غالب کے نام معنون کیا تھا اور معنون کرنے سے قبل غالب کی تحریری اجازت حاصل کر لی تھی۔ غالب نے ''مکاشفات الاسرار'' کو اپنے نام معنون کیے جانے کو اپنے لیے باعث فخر سمجھا تھا۔ سید علی غمگیںؔ دیباچے میں لکھتے ہیں:

> ''وچون دیوان (مخزن الاسرار) با تمام رسید و واردات وغلبات و کیفیات بر دلم استیلا شد خواستم کہ برائے برادر دینی عزیز از جان اسد اللہ خان عرف میرانوشہ متخلص بہ غالب واسد کہ دریں زمانہ نظم ونثر نظیر خود ندارد'' (۱۱)

غمگیںؔ نے غالب کو بطور خاص اس مجموعے کو غیروں کی نظروں سے پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کی تھی۔ غالب نے غمگیںؔ سے ان رباعیات کی شرح لکھنے کی فرمائش کی تھی اور ان رباعیات کی توصیف میں غمگیںؔ کو متعدد مکاتیب ارسال کیے، غالب لکھتے ہیں:

> ''انچہ در دیوان فیض عنوان دیدہ کافر باشم اگر در مثنوی مولوی روم و دیگر کتب تصوف اینہا دیدہ باشم۔ خاصہ در رباعیات کہ ہر کوزہ دریا و ہر ذرّہ آفتابے دارد و اگر حیات باقی ست زین سپس حال رباعیات نگاشتہ خواہد شد۔'' ۱۲

غالب نے ''مکاشفات الاسرار'' کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا اردو جیسی سرمدی زبان کے لیے ایسا کلام باعثِ فخر ہے۔ غمگیںؔ کی خواہش تھی کہ غالب اس مجموعے پر تقریظ لکھیں: ''شعر کے معاملے میں غالب رو رعایت کے قائل نہ تھے، ان کی تعریف سند کا درجہ رکھتی ہے''

اس مجموعے کے دیباچے میں غمگیںؔ نے اپنے حسب نسب، حالات زندگی، تعلیم و تربیت، بیعت کے متعلق تفصیل سے تحریر کیا ہے اور تصوف کے مراحل اور شریعت و طریقت کے متعلق اپنے نظریات بھی اختصار سے بیان کیے ہیں۔

''مکاشفات الاسرار'' تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ ۱۰۴۵ رباعیات پر مشتمل ہے یہ حصہ عنوانات اور موضوعات کے اعتبار سے اردو شاعری کے باب میں ایک عظیم اضافہ ہے اس حصے میں بسم اللہ کی شرح ہے اور توحید حقیقت، وحدت الوجود، حقیقت انسانی، نطون، ظہور، حقیقت محمدی، ایمان عملی، ایمان عینی، ایمان خاص و عام، توبہ، تسلیم و رضا، شرم، حیا، اخلاص، مروت، احسان، استقامت، قناعت، حسد، صدق و کذب جیسے بے شمار موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرا حصہ چھ سو رباعیات پر مشتمل ہے۔ اس حصے کی ترتیب ردیف وار ہے اس حصے کو خاص طور پر مرزا غالب کے نام معنون کیا گیا اور اس کا دیباچہ بھی علیحدہ لکھا گیا ہے۔

تیسرے حصے میں ۱۵۵ رباعیات ہیں متفرق موضوعات کے علاوہ ایک بڑا حصہ شخصیات کے لیے وقف ہے۔ اس

میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عبدالقادر جیلانیؒ، شاہ بوعلی قلندرؒ، شاہ رکن الدین عشقؒ، شاہ فخر الدین چشتی دہلویؒ، میر فتح محمد گردیزیؒ، شاہ ابوالبرکاتؒ وغیرہ کے متعلق رباعیات ہیں، غمگیںؔ اپنی رباعی گوئی کے متعلق کہتے ہیں:

غمگیںؔ ہیں رباعیات یہ تیری جو چند
عارف کرے کس طرح نہ ہر اک کو پسند
ذرّے میں کیا ہے مہر کو پوشیدہ
دریا کو کیا ہے تونے کوزے میں بند (۱۳)

غالب نے غمگیںؔ کے بیان کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا:

''آنچہ در دیوان فیض عنوان دیدہ کافر باشم اگر در مثنوی مولانا روم و دیگر کتب تصوف اینہا دیدہ باشم خاصہ در رباعیات کہ ہر کوزی دریائے و ہر ذرّہ آفتابے دارد'' (۱۴)

اردو شاعری کے ابتدائی دور سے لے کر غمگیںؔ تک کسی نے اتنی کثیر تعداد میں رباعیاں نہیں کہیں۔ ''مکاشفات الاسرار'' کے علاوہ ۹۳ رباعیات ''مخزن اسرار'' میں بھی شامل ہیں، ڈاکٹر سلام سندیلوی لکھتے ہیں:

'' 'مکاشفات الاسرار' میں حضرت غمگیںؔ کی اٹھارہ سو رباعیاں پائی جاتی ہیں اس کے علاوہ ۹۳ رباعیاں دیوان غزلیات میں شامل ہی۔ اس قدر زیادہ رباعیاں قدما میں یقیناً کسی نے نہیں کہی ہیں۔'' (۱۵)

ڈاکٹر سلام سندیلوی کی کتاب ''اردو رباعیات'' ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی جبکہ اس سال ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے بھی ''اردو رباعی'' کے نام سے کتاب لکھی مگر غمگیںؔ کا مطلق ذکر نہیں کیا حالانکہ ''مکاشفات الاسرار'' کی دریافت کے بعد ۱۹۶۳ء تک متعدد مضامین ہندوستان اور پاکستان کے جرائد میں غمگیںؔ کی رباعیات سے متعلق شائع ہو چکے تھے، ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

''عبدالباری آسی نے بھی چھ سو رباعیوں کا ایک مجموعہ یادگار چھوڑا ہے یہ مجموعہ ۱۹۴۸ء میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع بھی ہو چکا ہے، اتنی کثیر تعداد میں شاید ہی کسی دوسرے اردو شاعر نے رباعیاں کہی ہوں'' (۱۶)

غمگیںؔ نے متصوفانہ مسائل اور شریعت و طریقت کے رموز کے اظہار کے لیے رباعی کی صنف کا انتخاب کیا اس میں غمگیںؔ کی متصوفانہ زندگی کے مختلف پہلو جھلکتے ہیں،

یونس خالدی لکھتے ہیں:

''۔۔۔ جب ہم حضرت غمگیںؔ کی رباعیات کے دوسرے حصے پر نظر ڈالتے ہیں تو اس حصے میں زبان و بیان کی خوبیوں کے ساتھ جو مستی اور سرمستی نظر آتی ہے اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خیام نے اردو کا جامہ پہن لیا ہے یا حضرت غمگیںؔ نے سرمد کی زبان میں باتیں کرنا شروع کر دی ہیں۔'' (۱۷)

حوالہ جات وحواشی

۱۔ مکاشفات الاسرار (قلمی)۔ مخزونہ: انڈیا آفس لائبریری، لندن۔ ص۔۱

۲۔ ایضاً۔ ۱۰۴

3. J.F Blum hardt A Catalogue of Hindustani manuscripts in the library of India Office, London: 1926/1345 P-119

۴۔ مکاشفات الاسرار۔ (دیباچہ) ص۔۲

۵۔ بحوالہ۔ پروفیسر محمد مسعود۔ حضرت غمگیںؔ شاہ جہاں آبادی مشمولہ 'اردو'' (سہ ماہی) جنوری اپریل ۱۹۶۰ء، ص۔۱۶۰

مکاشفات الاسرار۔ دیباچہ ص۔الف۔ سیاجی گائیک واڈ سنٹرل لائبریری، بنارس: ہندو یونیورسٹی، یو۔پی: انڈیا

۷۔ مکاشفات الاسرار ص۔۳۱۲

۸۔ سید علی غمگیںؔ۔ مرات الحقیقت ص۔۳۰۶

۹۔ مکاشفات الاسرار (دیباچہ) ص۔۷

۱۰۔ بحوالہ۔ سید اختر جمیل۔ میر سید علی غمگیںؔ دہلوی، حیات، شخصیت اور شاعری۔ (مقالہ) ص۔۱۴۳

۱۱۔ مکاشفات الاسرار۔ ص۔۲

۱۲۔ بحوالہ۔ رقعات حضرت غمگیںؔ کے نام۔ مشمولہ اردوئے معلی۔ غالب نمبر حصہ دوم۔ شمارہ ۲ جلد ۳ دہلی: یونیورسٹی فروری ۱۹۶۱ء۔ ص۔۱۰۲

۱۳۔ مکاشفات الاسرار ص۔۷

۱۴۔ خط نمبر ۷، ص۔۴۰ غمگیںؔ وغالب کے فارسی خطوط۔ مرتب ڈاکٹر سید عبداللہ و پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی۔ ص۔۴۰ اورینٹل کالج میگزین فروری ۱۹۶۴ء جلد ۴۰ عدد ۲

۱۵۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی۔ ''اردو رباعیات'' لکھنؤ: نسیم بک ڈپو۔ نظامی پریس ۱۹۶۳ء ص۔۲۸۲

۱۶۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری۔ اردو رباعی ۱۹۶۳ء ص۔۲۱۴

۱۷۔ محمد یونس خالدی۔ مطالعہ حضرت غمگیںؔ دہلوی علی گڑھ: انجمن ترقی اردو ہند۔ ۱۹۶۳ء ص۔۵۹